3285

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ اقرأ ۹۶

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ ۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ۲ اِقْرَاْ
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ۳ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ ۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ ۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۸
اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ ۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۭ ۱۰ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَرٰى ۱۴ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۱۶
فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ ۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ۱۸ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۱۹

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ اقراء اس کا ایک اور نام سورۃ العلق ہے مکہ مکرمہ میں نازل ہوا اس میں انیس آیات ہیں
پڑھیے اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے پیدا کیا ۱ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ۲
پڑھیے اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ۳ جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا ۴ اور انسان کو وہ
باتیں سکھائی جس کا اس کو علم نہ تھا ۵ مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے ۶ جب کہ اپنے تئیں غنی
دیکھتا ہے ۷ کچھ شک نہیں کہ تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۸ بھلا تم نے اس
شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۹ ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے ۱۰ بھلا دیکھو تو اگر
یہ راہ راست پر ہو ۱۱ یا پرہیزگاری کا حکم کرے ۱۲ اور دیکھو تو اگر اس نے دین حق کو جھٹلایا
اور اس سے منہ موڑا ۱۳ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے ۱۴ دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا
تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ۱۵ اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بال ۱۶ تو وہ اپنے یاروں
کی مجلس کو بلا لے ۱۷ ہم بھی اپنے موکلان دوزخ کو بلا لیں گے ۱۸ دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا اور سجدہ کرنا
اور قرب حاصل کرتے رہنا ۱۹

السجدۃ

(پارہ ۳۰/ سورہ علق ۹۶/ ۱ تا ۱۹ * ت: ع)

سورہ اقرا۔ اس کو سورہ علق بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بانوے کلمے ہیں
اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اس کی پہلی پانچ آیتیں مالم یعلم تک غار حرا میں نازل ہوئیں

۱۔ "پڑھو اپنے رب کے نام سے" یعنی قراءت کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو اس تقدیر پر آیت سے
ثابت ہوتا ہے کہ قراءت کی ابتداء بسم اللہ کے ساتھ مستحب ہے * "جس نے پیدا کیا" تمام خلق کو۔

۲۔ "انسان کو خون کی پھٹک سے بنایا"

۳۔ "پڑھو" دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ
ہے کہ تبلیغ اور امت کی تعلیم کے لئے پڑھئے" اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم

۴۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں
بڑے منافع ہیں کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں ان کے احوال و کلام محفوظ رہتے ہیں

۵۔ "آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا" کہ اس سے مراد یہاں حضرت آدمؑ ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے
مراد علم اسماء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ آپ کو
اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم وخازن)

۶۔ ہاں ہاں انسان سرکشی کرتا ہے

۷۔ اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں
ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں اس کو کچھ مال ہاتھ آگیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں
تکلفات شروع کئے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا۔

۸۔ "بے شک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے" یعنی انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا
چاہئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا۔

۹۔ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے

۱۰۔ بندے کو جب وہ نماز پڑھے" یہ آیت بھی ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (معاذ اللہ) (بے حد اذیت
دوں گا) پھر وہ اسی ارادہ فاسدہ سے حضورؐ کے نماز پڑھتے (وقت) آیا اور حضورؐ کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں
پیچھے ہٹتا جاتا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا
اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد (مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان

3287

ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشتناک پرندے بازو پھیلائے ہوئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے (کنز الایمان)

۱۱۔ اے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ - اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو نماز پڑھتے ہیں۔

۱۲۔ یا پرہیزگاری کا حکم دے رہا ہو جب کہ وہ توحید اور نماز کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہا ہے۔ یعنی نماز پڑھنے اور توحید کی دعوت دینے میں اگر وہ بندہ حق پر ہوا تو اس کے روکنے کا نتیجہ کیا ہوتا یقیناً اس وقت یہ تباہ ہوتا ☆ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ابوجہل نے دونوں چیزوں کی روک کی تھی نماز پڑھنے کی بھی اور دعوت توحید کی بھی - یہ مخالفت کرنے والا ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۔ اے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بتاؤ تو کہ اگر یہ حق سے روکنے والا تمہاری تکذیب کر رہا ہے اور ایمان سے منہ موڑ رہا ہے تو اللہ کے عذاب سے کیسے بچے گا یقیناً ہلاک ہو گا۔

۱۴۔ یعنی وہ جانتا ہے کہ اللہ اس بات سے بھی واقف ہے کہ جاہل ہدایت اور دعوت توحید سے روکتا ہے حق کی تکذیب کرتا ہے ایمان سے خود روگرداں ہے اور اس بات سے بھی واقف ہے کہ بندہ خاص ہدایت پر ہے اور توحید کی دعوت دے رہا ہے اور اللہ کے علم کے مطابق سزا جزا ملنی لازم ہے ☆ بغوی نے لکھا ہے کہ تقدیر کلام اس طرح ہے دیکھو تو کیسے تعجب کی بات ہے کہ بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو یہ اس کو روکتا ہے حالانکہ وہ بندہ ہدایت پر ہے اور تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور یہ روکنے والا مکذب اور ایمان سے روگرداں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۵۔ خبردار - اگر وہ بدکیش [?] ناشکرا کافر اس پر بھی باز نہ آیا تو ہم اس کی ذب [?] پکڑ کر کھینچیں گے یعنی پیشانی کے بال پکڑ کر ہم اسے روسیاہ کر دیں گے - اس سے مراد سر کا ذلیل و خوار کرنا ہے دنیا و آخرت میں انجام کار ایسے متکبر و کافر سخت رسوا اور ذلیل ہوتے ہیں - ان کا زور توڑ دیا جاتا ہے (حقانی)

۱۶۔ اگر ابوجہل حضور ﷺ کی ایذارسانی سے باز نہ آیا تو ہم قیامت میں اسے قبر سے محشر تک یا محشر سے دوزخ تک - یا بدر کے میدان میں قتل کے لیے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے گھسیٹیں گے ☆ چونکہ پیشانی جسم انسانی کا اشرف و اعلیٰ حصہ [?] ہے غرور، تکبر، عجز و انکسار اسی میں رہتے ہیں اسی لیے مغرور کو سرکش یا گردن کش

کہا جاتا ہے، لہٰذا خصوصیت سے پیشانی کا ذکر فرمایا * حضورؐ کی ایذا رسانی تمام جرموں سے بد تر ہے کیونکہ رب
نے یہ ذلت و خواری کی سزا کسی دوسرے مجرم کی نہ فرمائی وہ یہاں بھی فرمایا کہ اگر ابوجہل حضورؐ کی ایذا رسانی سے
باز نہ آیا تو اسے یہ سزا دی جائے گی * اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف نسبت فرماتا ہے

۱۷۔ "اب بلا لے اپنی مجلس کو" وہ اپنے ہم مجلس جتھے کو بلا لے

۱۸۔ "ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں" ہم اپنے زبانیہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔ زبانیہ زبن سے بنا ہے
معنی پکڑنا، گرفتار کرنا، زبانیہ فرشتوں کی وہ جماعت ہے جو کفار کو محشر سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالے
گی (عزیزی و روح) یہاں خلیہ ع اور ہے مگر وہ چونکہ نہیں اظہار غضب کے لئے ہے۔

۱۹۔ "ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ" خیال رہے کہ سجدے بہت قسم
کے ہیں سجدہ عبادت، نماز کا سجدہ، سجدہ شکر، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ دعا وغیرہ سجدہ
یہاں یا تو سجدہ عبادت مراد ہے یعنی آپ ابوجہل کی بکواس کی پرواہ نہ کریں، حرم شریف میں نمازیں
پڑھیں ہم آپ کے حافظ و ناصر ہیں۔ یا سجدہ شکر مراد ہے یعنی آپ اس کا سجدہ کریں کہ ہم
آپ کے حافظ اور ہمارے فرشتے آپ کے خدام ہیں۔ حضورؐ کی عبادتیں عوضیات کے لئے
نہیں۔ قرب الٰہی کے لئے ہیں (نورالعرفان)

لغوی اشارے ① اِقْرَأْ: آپ پڑھئے ○ عَلَق: لہو کی پھٹکیاں ○ یَطْغٰی: تکبر کرنے لگے ○
رُجْعٰی: پھیر جانا، لوٹنا ○ یَنْھٰی: روکتا ہے ○ النَّاصِیَۃ: پیشانی، پورا آدمی ○ لَنَسْفَعًا:
گھسیٹ کر اڑا دینا ○ خَاطِئَۃ: گناہ، گنہگار ○ یَدْعُ: پکارتا ہے، پکارے گا ○ زَبَانِیَۃ:
سیاست کے پیادے، فرشتے، پولیس کے سپاہی ○ تُطِعْہُ: تو اس کا کہا مان ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جب حضورؐ کی عمر شریف چالیس سال ہوئی ماہ رمضان میں غار حرا میں بروز دوشنبہ بوقت
سحر فرشتہ حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ○ اللہ کے نام سے قرأت میں قوت اور خالق سے انس بڑھتا ○
جب بسم اللہ پڑھی اس کے لئے برکت ہی برکت ہے ○ انسان معنی میں جمع ہے ○ اللہ تعالیٰ کی
صفت بڑا اور حقیقی کریم ہے ○ علم سکھانا رب کی صفت ہے اس کی قید (حال) ہے ○ سب سے پہلے لکھنے والے
حضرت آدمؑ ہیں ○ تمام قریش میں سب زیادہ سعید حضرت عمرؓ تھے اور ابوجہل بد ترین شقی تھا ○